سوال:

حمد دین کی بیوی کا انتقال ہوگیا' اور اس کی بیوی کا پہلے شوہر سے ایک بیٹا ہے تو کیا اس بیٹے کی بیوی جو احمد دین کی بیوی کی بہو بنتی ہے اب اس سے احمد دین نکاح کرنا چاہتا ہے' تو کیا منکوحہ کے مرنے کے بعد منکوحہ کی بہو کے ساتھ نکاح جائز ہے یا نہیں۔

الجواب:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین..................

اگر مرحومہ کی بہو کو اس کا شوہر طلاق دے دے اور اس کی عدت گزر جائے تو اُس فوت شدہ کے شوہر کو اس عورت سے نکاح کرنا درست ہے کیونکہ وہ بیٹا اس کا نہیں بلکہ اس کی زوجہ کا ہے اور زوجات اُن بیٹوں کی حرام ہیں جو اپنی پشتوں سے ہوں۔.............. جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد ہے'.................. **وحلائل ابنا ئکم الّذین من اصلا بکم** .... چنانچہ احمد دین کا اپنی مرحومہ بیوی کی بہو کے ساتھ نکاح درست ہے جبکہ اس کا شوہر اسے طلاق دے اور وہ عدت پوری کر لے۔

سوال: (۱)

عبداللہ نامی ایک شخص کا انتقال ہوگیا اُسکا بیٹا اسحاق اور چند بیٹیاں وارث رہ گئیں اور اس کی ساری جائیداد اسحاق کے قبضہ میں رہی اور وہ اس میں تجارت کرتا رہا اور تجارت سے جائداد بڑھتی رہی ۳۵ سال تک اُن بیٹیوں نے حصہ وراثت طلب نہیں کیا اور وہ فوت ہوگئیں ہیں اب اُن کی اولاد حصہ طلب کرتی ہے اور مال متروکہ کی تقسیم چاہتی ہیں' تو کیا اُن کا یہ دعویٰ مسموع ہوگا یا نہیں۔

(۲) اگر مال مؤہوب لہ کے قبضہ میں ہو تو کیا مال مشترکہ کا ہبہ جائز ہے ؟

(۳) اگر اسحاق نے اپنی ضروریات میں کچھ مال خرچ کیا ہو تو عمر مجرا دیگا یا نہیں۔

الجواب:

عبداللہ کے انتقال کو اگر ۳۶ سال گزر جاتے تو دعویٰ سنا نہ جاتا ماسوا تین صورتوں کے مگر